بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ صدارت

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی سیمینار

[منعقدہ: ۲۹ر جُمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۸ر مارچ ۲۰۱۸ء یک شنبہ
بمقام خانقاہ قادریہ ایوبیہ، پِپرُا کنک، ضلع کشی نگر - یوپی]

از

صدر العلما حضرت مولانا **محمد احمد مصباحی** دام ظلہ العالی
ناظمِ تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

باہتمام
خانقاہِ قادریہ ایوبیہ، پِپرُا کنک، ضلع کشی نگر - یوپی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
حَامِدًا و مُصَلِّیًا و مُسَلِّمًا

حضرت شیخ محقق شاہ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت: محرم ۹۵۸ھ ـــــ وصال: ۲۱/ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ) کے بارِ احسان سے سارے اسلامیانِ ہند کی گردنیں خم ہیں جب کہ دیگر ممالک بھی ان کے دینی و علمی فیضان سے محروم نہیں۔ ان کے زمانے میں صرف تصوف، یا فقہ اسلامی، یا حدیث رسول یا خاص مذہب اہلِ سنت ہی خطرے میں نہ تھا بلکہ دین اسلام اور پوری شریعت اسلامیہ کی کشتی طوفانوں کی زد پہ تھی اور دینِ حق پر یورشِ پیہم صرف کُھلے اَغیار کی طرف سے نہیں بلکہ زیادہ تر نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے ہو رہی تھی۔ ایسے حالات میں جن مردانِ کار نے کشتی اسلام کو طوفانِ بلا سے نکالا ہے ان کا احسان اُن تمام لوگوں پر ہے جو اسلام اور اسلامی شریعت سے وابستگی پر فخر کرتے ہیں۔

اُس دور میں جن دو چار نفوس قدسیہ نے طوفانوں کا مقابلہ کیا ہے اُن میں ایک نمایاں نام حضرت شیخ محقق قُدِّس سِرُّہٗ کا بھی ہے۔ ان کا ذکر جمیل سارے اہلِ اسلام خصوصًا اہلِ ہند کا اخلاقی فریضہ اور ان کی وفاداری و احسان شناسی کا مظہر ہے۔

اسی جذبۂ مِنّت شناسی کے تحت یہ سیمینار **خانقاہ قادریہ ایوبیہ** کے وفا پیشہ اور عقیدت کیش ارکان و وابَستگان نے منعقد کیا ہے۔ رب تعالیٰ ان سبھی حضرات کو استقامت بخشے اور اپنی بے کراں نعمتوں سے نوازے۔

حضرت شیخ محقق قُدِّسَ سِرُّہ العزیز کی حیات و خدمات کے مختلف گوشوں پر

تفصیلی مقالات سے اِن شاءَالمولیٰ تعالیٰ آپ بہت جلد رُوشناس ہوں گے۔ میں یہاں صرف چند اشارات پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ کے زمانے میں جو حالات تھے ان کا اجمالی نقشہ کچھ اس طرح ہے:

(۱) مغل بادشاہ ہمایوں کا بیٹا اکبر ایک جاہل اور نادان شخص تھا۔ پہلے وہ مذہب کا پابند تھا شریعت کا احترام کرتا، بعد میں اپنے حاشیہ نشین علماے سُو کی صحبت میں رہ کر اس قدر بگڑا کہ اسلام کا موجِد عرب کے جاہل اور مفلس بدّووں کو قرار دیا، معراجِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کا انکار کیا، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات تراشے، بہت سے ضروریات دین میں شک کرتا مثلاً نبوت، عالم کی تکوین، حشر ونشر، ثواب وعقاب وغیرہ، اپنے دیوان خانے میں علانیہ نماز پر پابندی عائد کی، اور آفتاب کی پرستش ضروری قرار دی۔

(۲) شیخ کے زمانے میں سید محمد جون پوری کی مہدوی تحریک کو بھی فروغ حاصل ہوا۔ اس تحریک کے بانی سید محمد جون پوری کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کمال حاصل ہوا، اُسے بھی ملا۔ بس فرق یہ ہے کہ انھیں اَصالتہً ملا، اِسے تبعًا، مگر یہ تبعیت بھی اس حد کو پہنچی کہ بزعم خویش وہ بھی انہی جیسا ہو گیا۔

(۳) اُس وقت ''نظریۂ الفی'' کی وبا بھی پھیلائی گئی یعنی اسلام صرف ہزار سال کے لیے تھا، ہزار سال پورے ہو گئے تو اب اس کا دور ختم ہو گیا، نئے دور میں نئے دین کی ضرورت ہے۔

(۴) صوفیہ کے نام سے ایک گروہ ایسا تھا جو یہ کہتا کہ انسان کو جب تک یقین ومعرفت کا حصول نہ ہو وہ شریعت کا مکلّف ہے، معرفت حاصل ہو جانے کے بعد وہ شریعت کی قید سے آزاد ہے۔

ان حالات میں جب کہ بانی مہدویت اپنے کو مثیل مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا شمار کر رہا تھا، دوسری طرف نبوت میں شک، معراج کا انکار، دینِ حق کا تمسخر اور کافرانہ عقائد و رسوم کا رواج ہو رہا تھا، ناموس رسالت کا تحفظ، مقامِ مصطفیٰ کی صحیح تعیین اور اسلام کی حمایت و حفاظت کا کام سب سے اہم تھا۔ شیخ نے اپنی تصانیف کے ذریعہ اس فریضے کو ادا کرنے کی پوری کوشش کی۔

۱ سرکار کی سیرت پر دو جلدوں میں مدارج النبوہ لکھی جس میں سرکار کے حالاتِ زندگی، معجزات، فضائل و کمالات اور اہل تعلق و اشیاے متعلقہ سبھی کا ذکر ہے، تاکہ ان کی بے داغ زندگی، بے انتہا فضل و کمال، سب سے اعلیٰ و ارفع منصب و مقام، بے مثال اور بے شرکتِ مراتب و درجات کا تعارف ہو اور باطل اوہام و خیالات کا پردہ چاک ہو۔

دوسری کتاب "جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب" کو بھی اسی سلسلے میں منسلک کیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب میں دیارِ محبوب کی تفصیل اور عظمت و فضیلت کا بیان ہے تاکہ اس پاک دیار کی طرف دلوں کی کشش اور محبت و عقیدت کا سامان ہو۔

خاک طیبہ از دو عالم خوش تر است　　　خوشا شہرے کہ در وے دلبر است

۲ اسلامی عقائد کے بیان میں "تکمیل الإیمان و تقویۃ الإیقان" نامی کتاب لکھی تاکہ عوام صحیح عقائد اور سچے اسلام سے وابستہ ہوں اور دشمنوں کے پھیلائے ہوئے اعتراضات و بہتانات کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں۔

۳ حکومت میں دخیل اور بااثر اُمَرا کو خطوط لکھے اور انھیں حق کی حمایت اور باطل کی نِکایت پر اُبھارا تاکہ دربار کی فضا تبدیل ہو اور اسلام کا بول بالا ہو۔

۴ اکبر کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا تو شیخ نے اس سے ملاقات

بھی کی اور اس کے لیے کتابیں بھی لکھیں، اس سلسلے میں رسالہ ''نورانیہ سلطانیہ'' اور ''نصیحۃ الملوک والسلاطین'' خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

⑤ فقہ وتصوف اور شریعت وطریقت کا باہمی ارتباط ثابت کرتے ہوئے شیخ نے کئی کتابیں لکھیں تاکہ نام نہاد صوفیہ کی بدعات وضلالات کا ردّ وابطال پوری قوت کے ساتھ ہو، اس خصوص میں ''مرج البحرین فی الجمع بین الطریقین'' اور ''تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف'' کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔

⑥ حدیثِ رسول ان کے نصاب کا اہم حصہ تھی، اسے عام کرنے کے لیے انھوں نے مشکاۃ المصابیح کا ترجمہ اور انتہائی مختصر وجامع شرح اَشِعّۃُ اللمعات کے نام سے فارسی زبان میں لکھی تاکہ عوام بھی مستفید ہوسکیں، اُس وقت فارسی عوام میں بھی رائج تھی۔

مشکوٰۃ شریف ایسی جامع کتاب ہے کہ اس میں علم ومعرفت، ایمان وعقائد، فقہی احکام، اخلاق، رِقاق، سرکار کے معجزات، فضائل وکمالات، صحابہ کے مناقب، علاماتِ قیامت وغیرہا مختلف ابواب پر احادیثِ کریمہ کا بیش بہا ذخیرہ جمع کردیا گیا ہے۔ اس لیے شرح وترجمہ کے لیے بطور خاص اسی کا انتخاب کیا اور فارسی وعربی دونوں میں اس کی شرح لکھی۔

⑦ شیخ نے اپنی تصانیف میں اسلام کی آفاقیت اور ابدیت پوری قوت کے ساتھ بیان کی اور یہ ثابت کیا کہ اسلام ہر ملک، ہر قوم اور ہر زمانے کے لیے ہے اور یہ ہمیشہ خدا کے بندوں کو خدا سے ملانے اور اس کی پسندیدہ راہ پر چلانے کا کام انجام دیتا رہے گا۔

⑧ شیخ نے حدیث وفقہ میں تطبیق کا کام بھی کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ فقہ

صرف مجتہدین کی رائے اور اجتہاد کا نام نہیں بلکہ یہ قرآن و حدیث سے ماخوذ اور ائمۂ مجتہدین کی قوتِ استنباط اور انتھک کوششوں کا مظہر ہے۔ لمعات و اشعّۃُ اللمعات میں انھوں نے ائمہ کے مذاہب اور ان کے مآخذ بیان کرتے ہوئے فقہ حنفی کی تائید و ترجیح بھی بہت اختصار و جامعیت کے ساتھ بیان کی ہے۔

شیخ نے اپنے زمانے میں بڑی ہی اہم اور تحقیقی و بلند پایہ کتابیں اُس دور کی ضرورت اور تقاضوں کے پیشِ نظر لکھیں تاکہ اس وقت کے فتنوں کا رد اور دین حق کا دفاع ہو سکے لیکن یہ شیخ کی کرامت ہے کہ ان کے دور سے تین سو سال بعد جنم لینے والے فتنوں کا ردّ و ابطال بھی ان کی تحریروں سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ المجمع الاسلامی مبارک پور سے ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی حیات و خدمات اور نظریات پر مولانا محمد عارف اللہ فیضی مصباحی کے قلم سے ایک مختصر کتاب شائع ہوئی جس میں درج ذیل عقائد و عنوانات کو شیخ کی کتابوں سے بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جن سے تیرہویں، چودھویں صدی ہجری میں پیدا شدہ بہت سے باطل خیالات کا ردّ و ابطال ہوتا ہے:

(۱) سرکار کا علمِ غیب اور علمِ ماکان ومایکون (۲) سرکار کا اختیار و تصرف
(۳) سرکار کا حاضر و ناظر ہونا (۴) حیاتِ انبیا و اولیا
(۵) مُردوں کا سننا، دیکھنا اور ادراک کرنا (۶) زیارتِ قبور
(۷) زیارتِ روضۂ انور (۸) سفرِ زیارت
(۹) توسُّل و استعانت (۱۰) شفاعت
(۱۱) محفلِ میلاد (۱۲) فاتحہ و ایصالِ ثواب
(۱۳) عرس بزرگاں (۱۴) مزارات پر قبےّ اور عمارت بنانا

(۱۵) سرکار کا جسم بے سایہ (۱۶) دور سے ندائے یارسول اللہ
(۱۷) معراجِ جسمانی (۱۸) رویتِ باری اور سرکار کی رویتِ حق
(۱۹) اعلائے شانِ رسالت (۲۰) سرکار غوثیت کا احترام اور قلبی وابستگی

اہل دیوبند اور اہل حدیث بھی شیخ کو اپنا مقتدا اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں، ان کی کتابوں سے استناد کرتے ہیں اور ان کا نام بڑی عقیدت سے لیتے ہیں مگر مذکورۂ بالا عقائد و اعمال میں شیخ سے متصادم بھی نظر آتے ہیں، شیخ اگر صرف حرام و گناہ ہی نہیں بلکہ شرک و بدعت کے مرتکب تھے تو ان سے عقیدت کیسی؟ مقتداؤں اور پیشواؤں کی فہرست میں ان کا اندراج کیسا؟

مگر ان لوگوں کے یہاں دو رُخی پالیسی اور فکر و عمل کا تضاد کوئی نئی چیز نہیں، آبا واجداد سے یہ کرتے چلے آئے ہیں اور اس پر انھیں کوئی شرم بھی نہیں۔

شیخ کا ایک عظیم کارنامہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تبلیغ کے ذریعہ سرزمینِ ہند خصوصًا شمالی ہند میں علمِ حدیث کو فروغ دیا، مقامِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنا کے تعارف اور ذاتِ سرور کائنات علیہ الصلوات و التسلیمات سے ربط و عقیدت میں احادیث کریمہ کا بڑا دخل ہے، اس لیے شیخ نے اس طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔

بعد کے بے شمار اساطینِ علم شیخ کے سلسلۂ حدیث سے منسلک نظر آتے ہیں، میں سال گزشتہ بحر العلوم فرنگی محلی سیمینار کے خطبۂ صدارت میں اپنے استاذ حافظ ملت مولانا شاہ عبد العزیز مرادآبادی علیہ الرحمہ کے سلسلے کا بحر العلوم مولانا عبد العلی فرنگی محلی قدس سرّہ (۱۱۴۲ھ ـــــ ۱۲۲۵ھ) سے تعلق کئی طریقوں سے بیان کر چکا ہوں۔

اس خطبے میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ تک حضرت بحر العلوم

قدّس سرہ کا صرف ایک سلسلۂ سند "الدر المنظوم فی أسانید بحر العلوم" سے تبرّکاً پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:

۱- بحر العلوم عبد العلی محمد الفرنجی محلی (۱۱۴۲ھ ـــ ۱۲۲۵ھ)
۲- عن ابیہ الملا نظام الدین محمد الفرنجی محلی (۱۰۸۹ھ ـــ ۱۱۶۱ھ)
۳- عن الملا غلام نقش بند اللکنوی (۰۰ ـــ ۱۱۲۶ھ)
۴- عن الشیخ پیر محمد اللکنوی (۰۰ ـــ ۱۰۸۰ھ)
۵- عن الملا اخوند حیدر پتلو الکاشمیری (۰۰ ـــ ۱۰۵۷ھ)
و الشیخ نور الحق الدہلوی (۹۸۳ھ ـــ ۱۰۷۳ھ)
۶- عن ابی الثانی، الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی (۹۵۸ھ ـــ ۱۰۵۲ھ)

رحمہم اللہ تعالیٰ

دعا ہے کہ رب کریم حضرت شیخ کے فیوض و برکات سے ہمیں اور ساری دنیا کو بہرہ ور فرمائے، ان کی غیر مطبوعہ کتابوں اور رسالوں کی طباعت و اشاعت کے وسائل فراہم کرے اور مطبوعہ کتابوں کی بھی پیہم اشاعت کی توفیق جمیل مرحمت فرمائے۔ و ما ذلك علیه بعزیز، و صلّی اللہ و سلم و بارك علی حبیبه سید الغلمین و علیٰ آله و صحبه أجمعین.

محمد احمد مصباحی
رکن المجمع الاسلامی مبارک پور
و ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی